باب۔۳۹

شراکت داری

قرآن: فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ۔

پھر اگر اس سے زیادہ ہوں [مثلاً دو یا تین] تو وہ سب ثلث میں شریک ہیں، (النساء:۱۲)۔

حدیث: ہم ایک سفر پر روانہ تھے۔ لوگوں کے پاس کھانے پینے کا سامان ختم ہونے لگا۔ ہم نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں اب اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت دی جائے۔ اجازت تو مل گئی لیکن فکر یہ لاحق ہوئی کہ یوں اونٹ ذبح کرنا تو مناسب نہیں ہو گا۔ چناں چہ اپنی اس فکر مندی کا اظہار حضورؐ کے سامنے کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ سب سے کہہ دو کہ وہ اپنا بچا ہوا سامان لے کر آئیں اور ایک دسترخوان پر رکھ دیں۔ آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر لوگ (اعجاز نبویؐ سے) اپنے برتنوں میں لپ بھر بھر کر لینے لگے۔ تب آپؐ نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ راوی: سلمہؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۳۲۲)۔

رسول کریمؐ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اس (غلام) کی صحیح اور پوری قیمت موجود ہو تو وہ آزاد ہے۔ ورنہ جس قدر آزاد کیا گیا اسی قدر آزاد ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۳۲۹)۔

آنحضرتؐ نے فرمایا "اللہ کی مقررہ حدود پر قائم رہنے والوں اور اس کا خیال نہ کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے، کچھ لوگوں نے ایک جہاز لیا اور چند لوگ بالائی حصے میں اور چند زیریں حصے میں رہنے لگے۔ جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوئی تو وہ اوپر والوں کے پاس پہنچے اور پانی مانگا۔ پھر کہنے لگے کہ اگر ہم نیچے ہی رہ کر جہاز میں ایک سوراخ کر لیتے تو ہمیں تمھارے پاس نہ آنا پڑتا۔۔۔ لیکن (دیکھو!) اگر کہیں وہ واقعی اپنے اس ارادے پر عمل کر بیٹھیں اور کوئی انھیں اس بات سے نہ روکیں تو پھر سب ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ راوی: نعمان بن بشیرؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۳۳۱)۔

میرے دادا عبد اللہ بن ہشامؓ کہتے ہیں کہ مجھے میری ماں نے آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کیا اور کہا کہ اس سے بیعت لیجئے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ ابھی چھوٹا ہے، پھر سر پر ہاتھ پھیرا، اور دعا فرمائی۔۔۔میرے دادا جب بازار جاتے تو ان سے ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ کی ملاقات ہوتی تو وہ میرے دادا سے کہتے کہ غلہ کی خریداری میں ہمیں شریک کرلیں کیوں کہ آپ کے لیے نبی کریمؐ نے برکت کی دعا فرمائی ہے۔وہ انھیں شریک کرلیتے اور بسا اوقات وہ دونوں اس کا خوب نفع بھی پاتے۔راوی: زہرہ بن سعیدؓ۔(صحیح بخاری: ۲۳۳۸)۔

اہم فقہی پہلو:

- جب کسی معاملے میں ایک سے زیادہ لوگوں کا حصہ شامل ہوتا ہے تو اس میں شراکت داری کا حق بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ شرکت دو طرح کی ہوتی ہیں۔(۱) شرکتِ املاک: جس میں باقاعدہ ایجاب و قبول نہ کیا گیا ہو بلکہ ایک سے زیادہ افراد کا وراثت کے ذریعے سے ایک دوسرے کے ساتھ شامل ہو جانا، شرکتِ املاک ہے۔(۲) شرکتِ عقود: یہ باضابطہ طے کی گئی پارٹنر شپ ہوتی ہے، اور ایسا کرنا جائز ہے۔
- شرکتِ عقود کی چار اقسام ہیں۔(۱) شرکتِ مفاوضہ: ایسی پارٹنر شپ میں شرکاء کا مال برابر برابر لگتا ہے تو خریدنے اور بیچنے میں بھی سب ایک جیسا اختیار رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ قرض سامنے آجائے تو بھی سب برابر کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ نفع نقصان میں برابری کے سبب یہ شراکت داری جائز ہے،(۲) شرکتِ عنان: شرکت عنان میں مال اور نفع و نقصان میں برابری ضروری نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں کے مال تو برابر ہوں لیکن نفع و نقصان میں کمی بیشی ہو۔ بہ ظاہر تو یہ درست نہیں، لیکن معاہدہ کرتے وقت شراکت دار اگر رضامند ہو جائیں تو پھر ایسا کرنا جائز ہے، (۳) شرکتِ صنائع: یہ کاریگروں کے درمیان ہوتی ہے۔اس شراکت داری میں مال کے ساتھ ساتھ کام میں بھی شمولیت ہوتی ہے۔ لہٰذا نفع نقصان بھی ایک جیسا ہوتا ہے، (۴) شرکتِ وجوہ: شریکوں کے پاس مال نہ ہوں بلکہ اپنے اپنے تعلقات سے دوسروں کے مال ادھار لیں اور پھر اسے بیچ کر نفع کمائیں۔ شرکتِ وجوہ میں نفع ملنے کی اصل وجہ کسی شریک کی ذاتی صلاحیت، ساکھ اور ذمہ داری ہوتی ہے۔ چناں چہ نفع میں بھی اسی مناسبت سے کمی و بیشی ہو سکتی ہے۔